© rasailojaraid.com

دوسری قسط

از پروفیسر سید حبیب الحق ندوی - ڈربن یونیورسٹی، جنوبی افریقہ

اسلام ۔ اور ۔ مستشرقین

ازمنۂ وسطیٰ سے نشاۃ ثانیہ تک مستشرقین کا سفر

دانتے اٹلی کا معروف شاعر، ازمنۂ وسطیٰ اور نشاۃ ثانیہ کے درمیان پل کی حیثیت رکھتا ہے، دانتے (۱۲۶۵ء سے ۱۳۲۱ء) نہ صرف اٹلی کی نشاۃ کا جدامجد ہے۔ بلکہ یورپ میں نشاۃ ثانیہ کا پیامبر بھی ہے۔ اس کی معروف و شہرۂ آفاق نظم (THE DIVINE COMEDY) کو نشاۃ کا چراغ راہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس نظم کی تدوین و تاسیس میں دانتے نے آں حضرتؐ کی احادیث معراج سے استفادہ کیا ہے۔ میڈرڈ یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے استاذ پلاسیوس (PLACIOUS) نے ۲۵ سالہ ریسرچ اور جانکاہ اور دیدہ ریز محنت کے بعد یہ ثابت کر دیا کہ دانتے نے اس نظم کی تدوین میں نہ صرف معراج کی احادیث سے استفادہ کیا ہے بلکہ ابن عربی کی فتوحات مکیہ اور المعری کی رسالۃ الغفران سے بھی استفادہ کیا۔ دانتے نے علوم اسلامیہ اپنے اطالوی استاد برونیلو (BRUNELLO LATINT) سے جو عربی زبان کا ماہر تھا حاصل کئے۔ نظم کی ترتیب میں فتوحات مکیہ کی نقل کی۔ یورپ میں احادیث معراج پر خاصا مواد موجود تھا۔ پیرس کی لائبریری میں احادیث معراج پر مخطوطات بھی موجود تھے۔ پروفیسر سنارٹ نے اپنی کتاب زیر عنوان "بارہویں اور تیرھویں صدیوں میں مطالعۂ اسلام" میں ان فرانسیسی مسودات کے نام تک گنائے ہیں جہاں تک دانتے کی رسائی ممکن تھی۔ غزالی کی الدرۃ الفاخرہ اور معراج نامہ تک دانتے کی رسائی تھی۔

کتاب المعراج کے لاطینی اور فرانسیسی تراجم اس وقت تک موجود تھے اور دانتے کی پیدائش (۱۲۶۵ء) سے پچاس سال قبل ۱۲۰۶ء میں شائع ہو چکے تھے (PROFESSOR CERULLI) کا اصرار ہے کہ نظم کی تدوین میں دانتے نے ان ہی مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس مستشرق نے جو علوم اسلامیہ میں دخل رکھتا تھا۔ اسلام اور آں حضرتؐ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے پیغمبر اسلامؐ کو جہنم میں مبتلائے عذاب دکھایا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے عیسائیت میں پھوٹ ڈالی۔ وہ تفریق مذہب کے مجرم بنے۔ شاعر کی دریدہ دہنی کا یہ عالم ہے کہ آں حضرتؐ کو مثلہ کردہ زیر عذاب دکھاتا ہے۔ یہ اصحاب قدسیہ مسخ شدہ صورتوں میں زیر

© rasailojaraid.com

عذاب ہیں۔ اور ان کا جرم کبیرہ یہ تھا کہ انہوں نے مذہب میں افتراق پیدا کیا۔ انفرنو (INFERNO) کے کینٹو ۲۸ CANCO28 میں دانتے رقمطراز ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

Behold, how mutilated is not in front
of me the weeping Ali goes his face cleft through
from forelock to the chin and all other that you see
about Fomentors were of discord and of schism and
that is why they are so ghashed asunder.

(دی ڈوائن کمیڈی، ترجمہ ال۔ گرانٹ وائٹ۔ نیویارک ۱۹۴۸ء کینٹو ۲۸)

دانتے پر صلیبی جنگوں کی ناکامی و شکست کا ایسا اثر تھا کہ اس نے سارے یورپ کو اپنی شعری قوت سے ہلا دیا۔ ایک طرف پیغمبر اسلام کے ساتھ بدسلوکی کا مظاہرہ کیا۔ دوسری طرف فاتح قدس صلاح الدین ایوبی کو بھی اس نے جہنم میں منافقین کے ساتھ مبتلائے عذاب دکھایا (ملاحظہ ہو کینٹو ۴ (INFERNO)) اسلام دشمنی کے اس مظاہرہ کے بعد دانتے نے صلیبی شہسواروں اور شہدا کو جنت میں فرحاں و شاداں دکھایا۔ کیونکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو فنا کرنے کے لیے شہید ہوئے تھے جنت (PARADISO) کینٹو ۱۸ میں دانتے ان کی شادمانی کا ذکر کرتے ہوئے نام بنام خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو

Then in on my eyes saw passing on the cross
William of Orange and stout Renoat Duke Godfrey,
de Bouillon and Robert Guiscard. لہ

لہ دانتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مزید معلومات کے لیے راقم حروف کی دو کتابیں پیش نظر ہیں۔ (الف) فلسطین اور بین الاقوامی سیاست (جامعہ کراچی ۱۹۸۰ء) صفحات ۱۸۶ تا ۱۹۹ اس حصہ میں دکھایا گیا ہے کہ معراج اور پیغمبر جزو لاینفک ہیں یورپ کی نشاۃ ثانیہ پر معراج کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں دانتے نے ابن عربی سے کیا کچھ لیا ہے، اس کا نصی تقابل، کامیڈی میں جنت و جہنم وغیرہ کے نقشے ابن عربی سے مستعار لیے گئے۔ ان کا نقشہ جاتی تقابل وغیرہ وغیرہ۔

ب۔ فکر و فن (جامعہ ڈربن) ۱۹۸۱ء (اردو، عربی اور فارسی مقالات کا مجموعہ) ملاحظہ ہوں از ۵۸ تا ۹۴ صفحات زیر عنوان دانتے کی کامیڈی پر اسلامی اثرات ص ۹۵ تا ۱۱۲ بھی ملاحظہ ہوں۔ زیر عنوان جرمن شاعر لسنگ کا منظوم ڈرامہ "ناتھن دانا"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان اشعار اور نظموں نے مغربی جذبات میں آگ لگا دی۔ اور نشاۃ ثانیہ کے دور میں جب رواداری، اخوت اور روشن خیالی کی تحریکات سر اٹھا رہی تھیں۔ دیگر مذاہب کے ساتھ انصاف کا مطالبہ ہو رہا تھا مستشرقین کا رویہ اسلام کی جانب علیٰ حالہٖ قائم رہا۔ ۱۳۰۰ء سے ۱۵۰۰ء تک کا زمانہ نشاۃ ثانیہ کا ابتدائی زمانہ تھا۔ نشاۃ کے بعد دوسری طاقتور تحریک جو یورپ میں اٹھی وہ رومانی تحریک ۱۷۵۰ء سے ۱۸۲۰ء تک تھی جس نے یورپ کی روایات کہنہ کو چیلنج کیا۔ اور زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کیا۔ نئے خیالات پر مبنی انقلاب انگیز تحریکیں چلتی رہیں۔ رومی اور یونانی تہذیب سے آزادی حاصل کر کے خود مغربی تہذیب کی داغ بیل ڈالنے کی زبردست تحریک چلی۔ مذہبی تقشف و تعصب کے خلاف نئے مکاتب فکر وجود میں آئے۔ مگر اسلام کے متعلق مستشرقین کے رویہ میں بال برابر فرق نہیں آیا۔ نشاۃ ثانیہ کا پورا دور مڈل ایجز یعنی ازمنۂ وسطیٰ کے خرافات کے زیر اثر رہا۔ وہی افسانوی اور دیو مالائی تعبیر و تفسیر اسلام کا مقدر تھا۔ چونکہ نشاۃ ثانیہ کے مصادر لاطینی مصادر (LATIN CHRONICLAS) تھے اس لئے ان سے رستگاری ممکن نہ تھی۔ ہر روایت پر صلیبی اور بزنطینی چھاپ پڑی ہوئی تھی۔ یہی مصادر آخری سند کی حیثیت رکھتے تھے۔

سوانح محمدؐ میں یہی لکھا گیا کہ آپ الحاد اور بے دینی کے ملزم تھے آپ نے عیسائیت میں تفریق پیدا کی آپ کو کاذب قرار دے کر اسلام کو عیسائیت کا ازلی دشمن تصور کیا گیا۔ خود مسیحی طبقات میں کشمکش شروع ہو گئی۔ رومن کیتھولک چرچ نے پروٹسٹنٹ چرچ پر اسلام دوستی کا الزام لگایا۔ اور انہیں اسلام کا ہمدرد قرار دیا دونوں فرقوں کے درمیان یہ مسئلہ موضوع نزاع بن گیا۔ اس پورے عہد میں آں حضرتؐ اور اسلام کے لئے نجس الفاظ استعمال کئے گئے۔ جو مڈل ایجز کا امتیازی نشان تھا۔ آں حضرتؐ کے لئے رذیل الفاظ مثلاً کاذب

[illegible] impostor, lying, deceiver, [illegible]
[illegible]

وغیرہ عام تھے۔ بعض مستشرقین نے علوم اسلامیہ کے مطالعہ کو تضیع اوقات قرار دیا۔ بعض نے لکھا کہ محمدؐ کا نام سنتے ہی خوف سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

سترھویں صدی کے بعد مغربی استعمار کا ظہور اور مصلحت بینی کی تحریک

سترھویں صدی عیسوی نے مستشرقین کے سامنے نئے نئے مسائل کھڑے کر دیئے۔ یہ صدی عروج استعمار کی صدی تھی۔ عالم اسلام عموماً انگریز، فرنچ، ڈچ وغیرہ کے پنجۂ استبداد میں آ چکا تھا۔ اس طرح مغربی اقوام براہ راست اسلام سے مسلم کلچر اور علوم اسلامیہ سے ان کا سابقہ ہوا۔ مستشرقین سیاح ان ممالک کا دورہ کرنے لگے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ تمام لاطینی اور بزنطینی روایات کی ضد تھی۔ اس تضاد نے مستشرقین کے سامنے سوالیہ نشانات کھڑے کر دیئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس اثنا میں استعماری قوتوں نے مثلاً برطانیہ، فرانس اور ڈچ وغیرہ نے سیاسی، معاشی لوٹ مار کے ساتھ اسلامی علوم و فنون، مسودات و مخطوطات کے نادر نسخوں کی بھی لوٹ مار کی۔ اور تمام عالم اسلام سے اسلامی گنجہائے گراں مایہ اور صدیوں کی علمی و فکری کاوشات کے خزینے اڑا کر لندن اور پیرس اور ہالینڈ لے گئے۔ اور اپنے کتب خانوں اور میوزیم کی زینت بنا ڈالی۔ آج بھی ان نوادرات کی نمائش یورپ میں ہو رہی ہے۔ جہاں ناظرین صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

پیرس میں ۱۹۷۳ء کی بین الاقوامی مخطوطات کی نمائش دیکھ کر راقم سطور انگشت بدنداں تھا۔

مستشرقین اب نئے مصادر اسلامی سے دو چار ہوئے۔ عربی زبان پڑھنے اور پڑھانے کی تحریک چلی۔ کیونکہ اس کے بغیر ان مصادر تک رسائی ممکن نہ تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ کیمبرج، آکسفورڈ، پیرس اور لندن میں عربی کے شعبے کھلے۔ ۱۶۴۹ء میں قرآن کریم کا انگریزی اور فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا۔ سترھویں صدی کی سب سے طاقتور تحریک روشن خیالی کی تحریک تھی جس نے غیر عیسائی مذاہب و عقائد کے منصفانہ مطالعہ پر زور دیا گیا۔ ان تحریکات کے دباؤ میں بعض مستشرقین نے بھی اسلام پر نظر ثانی یا از سر نو تجربہ کی دعوت دی۔ اور اسلام کو سمجھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اب مستشرقین کے سامنے تین اہم مصادر تھے۔

۱۔ ازمنۂ وسطیٰ (مڈل ایجیز) کا روایتی مواد (تاریخ و سوانح وغیرہ) نیز لاطینی مصادر کرانکل وغیرہ۔

۲۔ اسلامی اور عربی مصادر جو استعمار کے ذریعہ دستیاب ہوئے۔

۳۔ مغربی سیاحوں کے سفرنامے جو انہوں نے مسلم ممالک کے دورے اور سیاحت کے بعد مرتب کئے۔

مستشرقین کی تاریخ کا ادنیٰ طالب علم بھی یہ دیکھ کر حیرت زدہ اور ششدر رہ جاتا ہے کہ ان تمام تحریکات اور نئے مصادر کا کوئی اثر مستشرقین کے رویہ پر نہیں پڑا۔ نہ ہی ازمنۂ وسطیٰ کی روایات سے گلو خلاصی ہو سکی۔ وہ اب بھی لاطینی روایات کے اسیر رہے۔

یورپ میں اب مزید انتشار پھیلا۔ کیونکہ سیاحوں کے سفرنامے لاطینی اسکالرشپ کے خرافاتی نقشے سے بالکل مختلف تھے۔ آں حضرت صلعم کے بارے میں ایک دوسرا اور مضحکہ خیز افسانہ گھڑا گیا۔ یعنی محمد ہرقل کی فوج میں باغی تاجروں کے قائد تھے۔ اور عربوں کے باغی گروہ کے کپتان بھی تھے۔ مگر ایران پر حملے کے وقت محمد نے ہرقل کی فوج کا ساتھ دیا۔ انگریز فلسفی راجر بیکن (R. BACON) نے آں حضرت کو محض جیفت جادوگر پیش کیا اور اپنے مقالات بالخصوص OF BOLDNESS میں آنحضرت صلعم کے بارے میں خرافات وضع کیں۔

زمانہ سفر کرتا گیا۔ وقت آگے بڑھتا رہا۔ مگر مستشرقین رجعت قہقری کرتے رہے۔ یورپ میں جدید دور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا آغاز ہوا۔ "جاگو ہوا سویرا" کی اذان دی گئی۔ مارٹن لیوتھر کی قیادت میں چرچ اور خرافاتی رسم و رواج کے خلاف ایک قیامت برپا ہوئی۔ خیال تھا کہ جدید یورپ میں اصلاحات کا مفکرِ اعظم مارٹن لیوتھر اسلام کے بارے میں شاید نرم رویہ اختیار کرے۔ اس کے بالکل برعکس اس نے اسلام اور مسلمانوں کو حق کا دشمن گردانتے ہوئے اسلام کو ترکوں کا مذہب قرار دے دیا۔ چونکہ مارٹن کا سارا حملہ چرچ اور پوپ کے خلاف تھا۔ اس لئے اس نے آنحضرتؐ کو پوپ سے بھی زیادہ بدتر قرار دیا۔ اس نے مطالبہ کیا کہ اسلام کا گہرا مطالعہ کیا جائے۔ اور اس امر کی تحقیق کی جائے کہ آیا اسلام اور محمدؐ حضرت عیسیٰؑ کے آخری دشمن تھے۔ تاکہ یہ مسئلہ حتمی طور پر طے ہو جائے۔ کہ اسلام اور محمدؐ ہی مارٹن کے خیال میں مذہب عیسائیت کی بربادی کے ذمہ دار تھے۔ لیوتھر نے آنحضرتؐ کو گاگ اور میگاگ (GOG — MAGOG) کا خطاب دیا۔

چونکہ مستشرقین کا خانوادہ چرچ کا پروردہ تھا (یہ روایت ہنوز جاری ہے) اس لئے مذہبی نفرت ان کی اسکالرشپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ اس کو اسکالرشپ کہنا اسکالرشپ کی توہین ہے۔ یہ سارا ریسرچ مواد درحقیقت مشنری پروپیگنڈا تھا۔ چند مثالیں کافی ہیں۔

سترھویں صدی کے نامی مولف بڈول (BEDWELL) متوفی ۱۶۳۲ء نے اپنی تالیف "محمد کا ذب" (MAHAMMEDL S LMPOSTURES) میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہایت گستاخی کی۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے۔ (GENEBARD) نامی کیتھولک مولف کا سب سے بڑا الزام یہ تھا کہ محمدؐ نے قرآن کی تالیف کسی مہذب زبان مثلاً لاطینی، عبرانی، اور یونانی میں نہیں کی۔ بلکہ ایک وحشی زبان میں کی۔ چونکہ محمد خود (العیاذ باللہ) جانور BEAST تھے۔ اس لئے قرآن کو بھی جانوروں کی زبان میں تحریر کیا۔

اینڈرری (ANDRE DU RYER) نے چند عربی کتب کے انگریزی ترجمے کئے۔ ساتھ ہی ۱۶۴۹ء میں قرآن کا انگریزی اور فرانسیسی ترجمہ بھی پیش کیا۔

جدید تحریکات کے زیرِ اثر سترھویں صدی میں اسلام کو سمجھنے کا جذبہ ضرور پیدا ہوا۔ مگر لاطینی، خرافاتی روایات سے گلوخلاصی کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ بعض روشن خیال اسکالرس نے وقتاً فوقتاً روایتی ڈگر سے ہٹنے کی ناکام کوشش کی۔ ان میں آکسفورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر پیکاک (EDWARD PEACOKE) متوفی ۱۶۹۱ء تھا۔ موصوف نے چند عربی کتب کے ترجمے کئے۔ نیز حقیقت اور افسانہ یا تحریفات کے درمیان فرق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس نے سیرت محمدؐ پر نظرِ ثانی کی۔ اور بعض افسانوں کو مسترد کر دیا۔ اٹلی کا پادری مستشرق (ABB) LOUIS MARACCI نے قرآن کا لاطینی ترجمہ کیا اور اپنی تالیف پروڈمس PRODOMUSAD (REFUTATIONEM) میں اسلام پر زبردست حملے کئے۔ آنحضرتؐ کو واضح الفاظ میں

© rasailojaraid.com

نبی کاذب قرار دیا۔ سترھویں صدی میں الیگزنڈر راس (ALEXANDER ROSS) نے اپنی تالیف پنڈیبلیا (PANDEBLIA) ۱۶۵۳ء میں جو تقابل ادیان پر لکھی گئی تھی۔ لاطینی خرافات سے ہٹ کر ایک راہ نکالی۔ اور اسلام کے بارے میں پہلی بار بہت اچھے کلمات استعمال کیے۔ انگریزی چیپلین یا پادری (CHAP LAIN) مسمی ایڈیسن (LANOLOi ADDISON) نے حیات و موت محمد (LIFE AND DEATH OF MUHAMMAD) کے زیر عنوان اپنی کتاب ۱۶۷۸ء میں لندن سے شائع کی۔ مگر اس کے مصادر حسب معمول لاطینی خرافات تھے۔ آنحضرت کے خلاف مولف کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ انہوں نے خود اپنی زندگی میں اپنی کتاب قرآن کو شائع نہیں کیا۔ ۱۶۹۷ء میں ناروچ کا ڈین DEAN OF NARWICH مسمی ہمفری نے آنحضرت کی سوانح لکھی۔ اور آپ کو نبی کاذب (LMPOSTER) قرار دیا۔ مؤلف نے اعتراف کیا کہ وہ ازمنۂ وسطیٰ کے مولف ریکاڈو (RICADO) سے بے حد متاثر ہوا تھا۔ ہمفری کی کتاب تقریباً ایک صدی تک مستشرقین کے لئے حوالہ کا کام دیتی رہی۔ کتاب کا مرکزی مضمون اسلام کو فراڈ ثابت کرنا تھا۔

> اٹھارھویں صدی عیسوی میں سیاسی مفادات کے زیر اثر نام نہاد اسلامی لٹریچر کی افزائش

سابقہ صدیوں کے مقابلے میں اٹھارھویں صدی میں اسلام پر زیادہ لٹریچر تیار ہوا۔ اس میں سیاسی مفادات کا دخل زیادہ تھا۔ مگر مجموعی طور پر اٹھارھویں صدی بھی لاطینی روایات اور ازمنۂ وسطیٰ کے عقائد کی زد میں رہی۔ سب سے پہلا ڈچ مستشرق ایچ۔ ریلان نے آنحضرت کی جانب رویہ میں تبدیلی کی۔ اپنی معروف تالیف "مذہب محمد" (DE RELIGIONE MAHOMMEDICA) ۱۷۰۴ء میں اس نے ازمنۂ وسطیٰ کے خرافات سے رہائی کی کوشش کی۔ اور اسلام اور محمد کے ساتھ انصاف کرنے کا مطالبہ کیا۔ غالباً یہ پہلا مستشرق تھا جس نے رواداری کا مطالبہ کیا۔ اس نے پہلی بار یہ تحریک چلائی کہ مشرق کو اس کے اپنے مصادر و مراجع کے بغیر سمجھا نہیں جا سکتا۔ یہ مطالبہ یقینی طور پر پہلا مطالبہ تھا کہ اہل مغرب کے بجائے خود مسلمانوں کو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب و کلچر کی تفسیر و تشریح کریں۔ اور اہل مغرب کے اتہام و تفہیم کا ذریعہ نہیں۔ مذہب کو اس کے مخالفین ہمیشہ مسخ کرتے ہیں۔ مولف نے واضح الفاظ میں تحریر کیا کہ یورپ میں اسلام کے علاوہ شاید ہی کوئی دوسرا مذہب اس قدر تمسیخ کا شکار ہوا ہو۔

مولف نے اس امر پر بھی اصرار کیا کہ اصل اسلام کو کما حقہ سمجھنے میں خود عیسائیت کا فائدہ ہے۔ اور یہ افہام و تفہیم دوستی کے ذریعہ ممکن ہے۔ دشمنی کے ذریعہ نہیں۔ عیسائیوں کا غرور اسی طرح کم ہو سکتا ہے اور ان کے اندر شکر ایزدی کا جذبہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے عیسائیت جیسے مذہب کی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا۔

ریلان درحقیقت پہلا مستشرق تھا جس نے اسلام کے ساتھ تاریخی انصاف کا مطالبہ کیا۔

© rasailojaraid.com

اس تحریک کا اثر دیرپا تھا بعض مولفین ان خیالات سے متاثر ضرور ہوئے۔ مثلاً کاؤنٹ (COUNT DE BOULAINVILLIERS) نے اپنی کتاب VIE DE MAHOMET (سنہ ۱۷۳۰ء) میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اختیار کیا۔ لیکن اس کے خلاف حملے شروع ہو گئے۔ اور اس پر عیسائیت کی تحقیر کا الزام بھی لگایا۔ ناقدین کے مطابق یہ کتاب اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پہلی دوستانہ کاوش تھی۔ جو کبھی یورپ میں ظاہر ہوئی۔

مولف نے اسلام کو پہلی بار ایک عقلی مذہب (RATIONAL RELIGION) قرار دیا۔ اور آں حضرت صلعم کو نبی تسلیم کر لیا۔ یہ اقدام تمام سابقہ مسیحی اور یہودی مستشرقین کے عقائد و مزاج کے خلاف تھا اس میں نہ صرف مثل اکبر اور لاطینی خرافات کی نفی تھی بلکہ نشاۃ ثانیہ جیسے روشن خیال دور کی اسلام دشمنی کے خلاف بھی پہلی صدا ئے بازگشت تھی۔ یہ رویہ مستشرقین کے لئے ناقابل قبول تھا۔ اس کے خلاف تحریک چلانے کی ضرورت پڑی تاکہ یہ خیالات یورپ میں جڑ نہ پکڑ سکیں۔ چنانچہ یہی ہوا۔ جارج سیل اور دیگر کے معاندانہ جذبہ میں شدت پیدا ہوئی سیل نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ آنحضرت صلعم کو نبی کاذب اور اسلام کو فاسد مذہب FALSE RELIGION قرار دے دیا۔ جین گگنیر (JEAN GAGNTER) نے دو کتابیں تالیف کیں۔ ایک ۱۷۳۲ء میں اور دوسری ۱۷۴۸ء میں منظر عام پر آئی۔ ان دونوں کتب کا مقصد بولین ویلیر کی تالیف کی تاثیر کو کم کرنا تھا۔ بلکہ بولین ویلیر کی تالیف کے مقابلہ میں نئی تالیف محمد (VLE DE MAHOMET) پیش کی جو اسی عنوان سے ۱۷۴۸ء میں نمودار ہوئی۔ کتاب کے مقدمہ میں بدبخت مولف نے آنحضرت صلعم کو نہ صرف انسانیت کا بدترین دشمن بلکہ خدا کا بھی دشمن قرار دیا۔ چونکہ روشن خیالی، انصاف اور حقیقت پسندی کا دباؤ بھی یورپ پر بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لئے بعض مولفین نے ان سے متاثر ہو کر چند کلمات خیر عرض کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا۔ اس ضمن میں سیوری (SAVERY) نامی مولف کا ذکر کافی ہے۔

موصوف نے ۱۷۵۲ء میں قرآن کا فرانسیسی ترجمہ پیش کیا۔ اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح بھی لکھی۔ آنحضرت صلعم کے لئے نرم الفاظ استعمال کئے۔ اور آپ کو تاریخ کی غیر معمولی شخصیت بھی قرار دیا۔ مگر وہ ازمنہ وسطیٰ کی گرفت سے اپنے آپ کو آزاد نہ کر سکا۔ اسی لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور قدیم نظریہ کی تائید کی۔ کہ محمد نے یہودیت اور عیسائیت سے عقیدۂ توحید کو مستعار لے کر مذہب اسلام کی داغ بیل ڈالی۔

ایڈورڈ گبن (EDWARD GIBSON) کا نام محتاج تعارف نہیں۔ زوال روما کی تاریخ پر چھ جلدیں لکھ کر موصوف نے آفاقی شہرت حاصل کی۔ اور انگریزی تاریخ نویسی کے معمار بن گئے۔ ۱۷۸۰ء میں کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذکور کے پچاسویں باب میں اسلام اور محمدؐ کے بارے میں نہایت دلسوز رائے کا اظہار کیا۔ رواداری کے دعویٰ کے باوجود آنحضرتؐ کو نبی کاذب (LMPOSTER) کا خطاب دیتے ہوئے لکھا کہ آں حضرتؐ آخری ایام میں شہوت اور لالچ، جاہ طلبی اور بوالہوسی (IUST AND AMBITION) سے مغلوب ہو گئے۔ محمدؐ ظلم فراڈ اور ناانصافی کا مجسمہ تھے۔ اسلام ان ہی ذرائع سے پھیلا۔

یہ تھی اس روشن خیال مؤلف اور مورخ کی رائے جس نے رومتہ الکبریٰ کی تاریخ نویسی پر ربع صدی صرف کی اور نہ صرف رومابلکہ اس سے متعلق تمام معلوم اقوام کے احوال لکھے جن کا تعلق حکومت رومی سے رہا۔ اس میں اسلام اور مسلمان سب سے نمایاں تھے۔ کیونکہ اہل روما سے ان کا ٹکراؤ ہوا تھا۔

اٹھارہویں صدی کی دوسری عظیم شخصیت جو انقلاب فرانس کے بانیوں میں سے ایک ہے وہ والیٹر (VOLTARE) کی شخصیت ہے (۱۶۶۸ء تا ۱۷۷۴ء) والیٹر فرانسیسی آسمان فکر کا تابندہ ستارہ اور مصلحین کا پیامبر تھا۔ اٹھارہویں صدی پر اس کے افکار کی کارفرمائی بلکہ سلطانی قائم رہی۔ مگر والیٹر جیسا مفکر اسلام اور محمدؐ کے خلاف اپنی نفرت کو چھپا نہ سکا۔ اس نے اپنے ڈرامہ (PLAY) دین محمد مسیحیؐ (LE FANATLSME OU MAHOMAT LAPROPHETS) میں ۱۷۴۲ء میں منظر عام پہ آئی۔ اسلام کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کیا۔ اس نے یورپ کے ان تمام مستشرقین کی شدت کے ساتھ مذمت کی جنہوں نے اسلام اور محمدؐ کی جانب نرمی کا رویہ اختیار کیا۔ یا انصاف کا مطالبہ کیا۔ اس نے آں حضرتؐ کو نبی کاذب (JMPOSTER) اور اسلام کو وحشی اور فاسد مذہب FALSE BARBAROUS RELLSTON سے موسوم کیا۔ اس نے اپنے ڈرامہ کو پوپ (POPE BEHEDICT XTV) کے نام منسوب کر دیا اور اس کے مقدمہ میں اسلام کے خلاف خوب زہر اگلا۔ مسلمانوں کو درندہ، جنگلی اور وحشی قوم (BARBAROUS SECT) کا خطاب عطا کیا۔ اپنے مقالات کے مجموعہ (۱۷۵۶ء) میں بھی والیٹر نے آں حضرتؐ اور اسلام کے خلاف نفرت کا مظاہرہ کیا۔ مجموعہ مقالات (ESSAL SUR LES MOEURS ET L' DES MATION) میں اس نے آنحضرتؐ کو برطانوی سیاست دان کرام ول (CROMWOL) کی عیاری سے تشبیہ دی ہے۔ والیٹر نے لکھا ہے کہ آں حضرتؐ کی پوری دعوت میں اسے کوئی نئی بات نظر نہیں آئی۔ اس کے سوا کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

والیٹر کی شخصیت اور تالیفات کا گہرا اثر مستشرقین پر پڑا۔ ان میں ایک ڈیڈراٹ (DIDERAT) ہے جس نے آنحضرتؐ کی گھناؤنی سیرت پیش کی اور آپ کو عقلیت (REDSON) کا دشمن اور عورتوں کا دلدادہ ثابت کیا۔ فرانسیسی مستشرق رنان (۱۸۲۳ء تا ۱۸۹۲ء) (RENNAN) نے بھی

باقی ص ۹۱ پر

© rasailojaraid.com